# عظیم علم دوست علی ارشد چودھری کی یاد میں!

محمد رمضان یوسف سلفی

علی ارشد چودھری وطن عزیز کے علمی وادبی حلقوں کی معروف شخصیت تھے۔ ان کا ذاتی کتب خانہ جو ''بیت الکتب'' کے نام سے موسوم تھا بیس ہزار دینی و علمی' ادبی اور تحقیقی کتب پر مشتمل ہے۔ وہ 29 جون 1954ء کو فیصل آباد کے نواحی قصبے چک نمبر 117 دھنولہ میں میاں عبدالرحیم کے گھر پیدا ہوئے ایف اے تک کالج میں تعلیم حاصل کی۔ 1970ء کے ابتدائی برسوں وہ گاؤں سے ترک سکونت کر کے فیصل آباد آ گئے اور سول لائن کے علاقے میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کے والد نیک اور اچھے انسان تھے' ان سے علی ارشد صاحب کو مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی مشہور کتاب ''صلوۃ الرسولﷺ'' مطالعہ کے لئے ملی۔ اس کتاب نے جہاں انہیں صحیح نماز اور عقائد سے آشنا کیا وہیں ان کے ذوق مطالعہ اور کتاب دوستی کو بھی جلا بخشی۔ 1975ء کے پس و پیش علی ارشد صاحب نے کتابیں جمع کرنا شروع کیں اور اس سلسلے میں وہ وطن عزیز کے مختلف علاقوں میں بھی گئے اور نادر و نایاب کتب خرید کر لائے۔ 1980ء کے عشرے میں وہ تین بار ہندوستان گئے اور وہاں سے بڑی عمدہ علمی وادبی اور تحقیقی کتب خریدیں۔

دہلی میں وہ اس دور کے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالوہاب خلجی صاحب سے بھی ملے اور وہیں ان کی ملاقات معروف مصنف و خطیب اور عالم اسلام کی عظیم علمی شخصیت مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری سے بھی ہوئی۔ اس سلسلے کے وہ

بہت سے واقعات سنایا کرتے تھے۔ کتابیں جمع کرنا اور پھر انہیں مطالعہ کے شوقین حضرات کو دینا ان کا من پسند مشغلہ تھا۔ جس طرح وہ اپنی شخصیت کے اعتبار سے متفرد تھے اسی طرح ان کا کتب خانہ بھی نادر و نایاب کتب کے حوالے سے انفرادیت کا پہلو لئے ہوئے تھا۔ مطالعہ کے لئے دوسروں کو کتاب دینے میں بڑے فراخ دل تھے۔

نایاب سے نایاب کتاب بھی بلاتکلف دے دیتے۔ اور تحریری و تصنیفی کام کرنے والوں کی بڑی حوصلہ افزائی کرتے اور انہیں کچھ نہ کچھ لکھنے کی ترغیب دلاتے رہتے۔ فیصل آباد میں پی ایچ ڈی ڈاکٹرز اور ایم فل کی ڈگریاں حاصل کرنے والے اکثر حضرات علی ارشد صاحب کے کتب خانہ سے فیض یافتہ ہیں۔ مقالات لکھنے والوں کو ارشد صاحب بڑی معلومات دیا کرتے تھے اور موضوع سے متعلقہ کتب کی فہرست کا ڈھیر لگا دیتے۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے طلباء کو آخری سال میں مقالہ لکھنا ضروری ہے۔ اگرچہ جامعہ کی اپنی بہت بڑی لائبریری ہے اور ہزاروں کتب پر مشتمل ہے لیکن بعض کتب کے حصول کے لئے جامعہ سلفیہ' مرکز تربیۃ الاسلامیہ گلستان کالونی اور بعض دیگر اہل حدیث مدارس کے طلبہ ارشد صاحب کے کتب خانہ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اس طرح جی سی یونیورسٹی فیصل آباد اور دیگر بہت سے کالجز کے طلباء طالبات نے ان سے حظ وافر اٹھایا۔ ان کے دوستانہ مراسم ہر مکتب فقہی کے لوگوں سے تھے اور وہ بڑے وسیع الظرف اور کھلے دل کے آدمی تھے۔

علمائے اہل حدیث سے انہیں بے پناہ شیفتگی تھی مولانا محمد اسحاق صاحب کے گہرے دوست تھے' مولانا عبداللہ گورداس پوری' مولانا محمود احمد غضنفر صاحب' مولانا ارشاد الحق اثری صاحب' پروفیسر عبدالجبار شاکر' ڈاکٹر خالد ظفر اللہ' مولانا عبدالقادر ندوی' ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر اور

مولانا قاضی محمد اسلم سیف مرحوم سے ان کے اچھے مراسم تھے۔ ارشد صاحب علمائے کرام اور اصحاب علم سے مل کر بڑے خوش ہوتے اور علمائے کرام کی خدمت کر کے خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔ وہ اپنے حسن اخلاق، دلآ ویز شخصیت، مہمان نوازی، کتاب دوستی، ادبی ذوق، دینی وعلمی مساعی سے اپنے ملنے والوں کے دل میں گھر کر لیتے تھے۔ میں نے ان کا نام اوران کی کتاب دوستی اور کتابیں جمع کرنے کے قصے تو بہت پہلے ایک مہربان سے سنے تھے۔ ان سے پہلی ملاقات مئی 1998ء کی کسی تاریخ کو امین پور بازار میں کتابوں کی دوکان پر ہوئی تھی جہاں ان دنوں میں ملازم تھا۔ اس پہلی ملاقات میں ہی انہوں نے اپنی گفتگو اور دلآ ویز شخصیت سے مجھے بہت متاثر کیا۔ تھوڑے دنوں میں ہی ان سے میرے گہرے دوستانہ مراسم قائم ہو گئے تھے اب ان سے ملاقاتوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوا جو ان کی وفات سے چند دن پہلے تک برابر جاری رہا۔

میں نے ان کی ہمراہی میں بہت سے سفر کئے۔ لاہور میں پروفیسر عبدالجبار شاکر صاحب کی لائبریری ''بیت الحکمت'' دیکھی نیز روزہ الاعتصام لاہور سے متصل مولانا عطاء اللہ حنیف رحمتہ اللہ علیہ کا کتب خانہ دارالدعوۃ السّلفیہ دیکھا، ماموں کانجن جامعہ تعلیم الاسلام کی لائبریری میں بھی گئے اور دیگر کئی شہروں میں جا کر اہل علم اور کتابوں کے شائقین سے ملے پرانی کتابیں بھی خریدیں۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب حفظہ اللہ سے ان کے گہرے دوستانہ مراسم قائم تھے۔

بھٹی صاحب فیصل آباد تشریف لاتے تو ان کے ہاں ہی قیام پذیر ہوتے۔ علی ارشد صاحب ان کی آمد پر بڑے مسرور نظر آتے، اور مجھے فون کر کے اپنے ہاں رات کو بلا لیا کرتے تھے۔ پھر رات کو دیر تک ''اصحاب ثلاثہ'' کی خوب مجلس ہوتی، بھٹی صاحب اپنی شرینی گفتار،

لطائف اور تاریخی معلومات سے محفوظ کرتے اور ارشد صاحب بھی دلچسپ واقعات اور لطائف سنا کر مجلس کو گرماتے۔ اس طرح کی بیسیوں مجالس میں مجھے ان کے ہاں بیٹھنے اور ان میں شرکت کا موقع ملا۔ ان مجالس کے کچھ واقعات میں نے اپنی کتاب ''مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ حیات وخدمات'' میں بیان کئے ہیں اور یہ کتاب عنقریب مرکز الحرمین الاسلامی فیصل آباد کے تحت میاں طاہر صاحب شائع کریں گے۔ ارشد صاحب علماء کے بے حد قدردان تھے اور وہ ان سے نہایت محبت وتکریم سے ملتے۔ جماعت اہل حدیث کے عظیم مبلغ بابائے تبلیغ مولانا عبداللہ گورداس پوری حفظہ اللہ میرے بزرگ دوستوں سے ہیں۔ وہ فیصل آباد آئیں تو راقم کو یاد رکھتے ہیں اور ملاقات کا شرف بخشتے ہیں۔ کئی سال پہلے کی بات ہے باباجی فیصل آباد تشریف لائے اور انہوں نے مجھے فون کیا' حال احوال پوچھ کر کہنے لگے ارشد مرشد کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا وہ تو اس وقت سو رہے ہوں گے۔

پھر باباجی پوچھنے لگے حکیم عبدالستار صاحب کے بیٹے حافظ حبیب الرحمان کہاں ہوں گے۔ میں نے عرض کیا وہ بھی گھر میں ہوں اور سو رہے ہوں گے نماز کے وقت ہی مسجد میں آئیں گے۔ باباجی کہنے لگے یہ سارے اصحاب کہف ہی ہیں جو سوئے ہوئے ہیں 11 اپریل 2003ء کو مولانا عبداللہ صاحب نے فیصل آباد خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ راقم اور علی ارشد صاحب نماز جمعہ کے بعد مولانا عبداللہ گورداس پوری صاحب سے ملے اور پھر ان کو لے کر مختلف اصحاب علم سے ملے اور رات کو ان کو ان کے عزیزوں کے ہاں چھوڑ کر آئے۔ ایک بار معروف مصنف مولانا محمود احمد غضنفر فیصل آباد تشریف لائے راقم نے علی ارشد صاحب کو فون پر ان کی آمد کی اطلاع دی وہ فوراً گاڑی لے کر آ گئے۔ اور مولانا کو اپنے گھر لے گئے' کھانا کھلایا' اپنی لائبریری دکھائی' میرے

ایک بڑے پیارے دوست ہیں جناب عبیداللہ سلفی صاحب' کراچی رہتے ہیں اخبار اور صحیفہ اہل حدیث کراچی کے منتظم ہیں' وہ 9 اپریل 2003ء کو فیصل آباد راقم کے پاس تشریف لائے۔ علی ارشد صاحب کو ان کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ میرے ہاں تشریف لائے عبید صاحب سے ملے' پھر مجھے کہنے لگے اپنے دوست کو فیصل آباد کی سیر بھی کرائی ہے یا مکتبہ پر ہی بٹھا رکھا ہے۔ رات کو وہ اپنی گاڑی میں ہمیں مختلف جگہوں پر لے کر گئے اور آخر میں ہم طارق اکیڈمی فیصل آباد کے ڈائریکٹر محترم سرور طارق صاحب کی دعوت پر ان کے ہاں ڈی گراؤنڈ پہنچے اور کھانا کھایا۔ رات کو ارشد صاحب ہمیں گھر چھوڑ کر گئے۔ وہ کھاتے پیتے زمیندار گھرانے کے فرد تھے اور واقعی چودھری تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو فیاضی کے وصف سے نوازا تھا۔ دوست احباب کو گھر بلاتے اور پر تکلف ضیافتوں کا اہتمام کرتے۔ ان سے جو بھی ملنے آتا اسے کھلائے پلائے بنا جانے نہ دیتے۔ طلباء پر بڑی شفقت فرماتے اور ہر طرح ان کی راہنمائی فرماتے۔ علمی مجالس میں بصد شوق شرکت فرماتے۔ ایک عرصے سے شوگر اور دل کے مرض نے ان کو اندر سے کھوکھلا کر دیا تھا لیکن ان کے لیل و نہار میں ذرا فرق نہ آیا تھا۔ 11 جنوری کو لاہور میں مکتبہ سلفیہ کے زیر اہتمام مولانا اسحاق بھٹی صاحب کے اعزاز میں ایک تقریب ہوئی اس میں شرکت کے لئے وہ مولانا ارشاد الحق اثری صاحب اور مولانا مجاہد الحسینی صاحب کو لے کر گئے۔ 9 فروری کو مولانا اسحاق بھٹی صاحب فیصل آباد تشریف لائے ان کے حکم پر میں نے ارشد صاحب کو اطلاع دی تو وہ فوراً راقم کے ہاں تشریف لے آئے اور پھر چار پانچ گھنٹے کی ان کے ساتھ مجلس رہی۔ 15 فروری کو وہ اکیلے ہی لاہور چلے گئے اور کتاب میلے سے بہت سی کتب خرید کر لائے اور واپسی پر دوستوں کو

کہنے لگے میں نے نادر کتب خرید کر میلہ لوٹ لیا ہے۔

17 فروری کو دن کے گیارہ بجے انہیں دل کا شدید دورہ پڑا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اگلے روز 9 بجے صبح ان کے آبائی گاؤں دھنولہ میں مولانا یوسف انور صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس میں شعبہ زندگی سے متعلق رکھنے والے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد' جامعہ سلفیہ اور دیگر کئی اداروں اور جامعات کے اساتذہ اور طلباء بھی دور دور سے آئے۔ مولانا ارشاد الحق اثری' مولانا محمد اسحاق بھٹی' میاں طاہر صاحب' مولانا فاروق الرحمان یزدانی' مولانا داؤد صاحب' مولانا عبدالقادر ندوی' ڈاکٹر خالد ظفر اللہ' پروفیسر ڈاکٹر محمد دین قاسمی' ڈاکٹر خواجہ حامد رضا' پروفیسر ساجد اسد اللہ' پروفیسر عمر حیات' پروفیسر عبدالرزاق' غازی منصور محمود اور مولانا زبیر ناصر صاحب جو کہ نماز جنازہ کے موقع پر موجود تھے ہر کوئی مرحوم کی علم دوستی اور دینی مساعی کو خراج تحسین پیش کر رہا تھا۔

آج فیصل آباد ایک علم دوست سے محروم ہو گیا ہے۔ تدفین کے بعد قبر پر مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نے دعا فرمائی۔ اور ارشد صاحب کو دعاؤں کے ساتھ سپرد خدا کیا گیا۔

ارشد صاحب بڑے باذوق اور معلومات رکھنے والے باخبر آدمی تھے۔ انہوں نے اپنی اپنی گوناگوں مصروفیات سے کچھ زیادہ نہیں لکھا۔ اگر وہ اپنی یادداشتیں لکھتے تو وہ شاہکار ہوتیں۔ علمائے اہل حدیث پر ان کے جو مضامین شائع ہوئے ان کی تفصیل یہ ہے۔

1- میر حکیم نورالدین لائل پوری؛ یہ مضمون 1987ء میں ہفت روزہ اہل حدیث لاہور میں شائع ہوا۔

2- ڈاکٹر شیر بہادر خاں پسنی؛ یہ مضمون بھی ہفتہ روزہ اہل حدیث لاہور میں شائع ہوا۔

3- مولانا عبدالواحد لائل پوری؛ یہ مضمون مجلّہ تعلیم الاسلام میں اشاعت پذیر ہوا۔

4- مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ؛ ارشد صاحب کا یہ مضمون قاضی اسلم سیف صاحب کے فٹ نوٹ کے ساتھ جون 1995ء میں مجلّہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں چھپا تھا۔ اور میری معلومات کے مطابق یہ پہلا مضمون تھا جو کسی نے مولانا اسحاق بھٹی صاحب پر ان کی زندگی میں لکھا۔ یہ مضمون بڑا دلچسپ اور معلوماتی تھا۔ جس میں بھٹی صاحب کی تحریروں سے ان کی زندگی کے بعض گوشے اجاگر کئے گئے ہیں۔

5- ارشد صاحب کا ایک مضمون داؤدی بوہرہ فرقے سے متعلق تھا جو صدیقی ٹرسٹ کراچی کی طرف سے کتابی صورت میں شائع ہوا تھا۔

ارشد صاحب کا کتب خانہ اپنی نوعیت کا منفرد کتب خانہ تھا اور اس میں بڑی بڑی نادر کتب اور رسائل تھے اس کے علاوہ بعض مخطوطے بھی تھے۔ مولانا خرم علی بلہوری کا رسالہ ''رمز الجہاد'' انہوں نے مخطوطے سے نقل کیا اور تصحیح کر کے اسے محدث لاہور میں شائع کروایا۔ اس مخطوطے کے آخر میں کچھ الفاظ مدہم تھے ان کی تصحیح کے لئے وہ لاہور مولانا اسحاق بھٹی صاحب کے ہاں گئے راقم بھی ہمراہ تھا۔ یہ ان کی علم دوستی اور کتابوں سے محبت تھی۔ کتابیں ہی ان کی زندگی کا مقصد تھا۔ افسوس کہ ہم ایک پیارے دوست سے محروم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی بشری خطاؤں سے درگزر فرما کر انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے لواحقین کو تو ان کی موت کا صدمہ ہے ہی لیکن ان کے دوست واحباب بھی نہایت غم زدہ ہیں بقول شخصے!!

ماپے تینوں کٹ روون گے　　　بہت روون گے دلاں دے جانی